نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۴۷ - جلد ۴ | لودیانہ ۲۴ نوامبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف بابو تھو صاحب سلیم مدرس مشن سکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ہو گیا میں تو مسیحا پر فدا جی جان سے +
مظہر حق جانتا ہوں اُس کو میں ایمان سے -

کشتۂ عیسیٰ میں آیا جو دلا ایمان سے +
خوف کیا اُس کو رہا پھر حشر کے طوفان سے

عمر کیوں کرتا ہو ضائع اب بھی آ دل مان جا +
کچھ نہیں پھر ہاتھ آویگا دلا ارمان سے

چار سو نغمہ سرا ہیں بس میرے ممدوح کے +
کیوں نہ پھر بلبل نمط نغمہ کروں جی جان سے

ہیں مُحَلّیٰ مخلوقات کُلّہٗ مُظہر قدرتِ الرب الکرام +
خار اور گل بھی بھرے ہیں دیکھ لو عرفان سے

ہو گئی اُمید پوری عاصیوں کی اُس گھڑی +
چمکا جب نجم مسیحا صوبۂ کنعان سے -

حشر کو آویں گے جب پہر عدل حضرت مسیح +
نیک تب پاویں گے ورثہ روضۂ رضوان سے

عشق اللہ سے نہیں تجھکو خبر کچھ زاہدا +
دل لگا رکھا ہو تونے تو صرف غلمان سے

اَیُّہَا الزَّاہِدُ دَعِ الدُّنْیَا مِنَ الْقَلْبِ +
عشق رکھنا چاہئے تجھکو فقط رحمان سے

خون عیسیٰ میں ہو مغسول جو بصدق دل +
کچھ نہیں اُس کو خطر پھر عدل کی میزان سے

خوں خریدہ ہو چکا جب کہ مسیحا کا سلیم +
کیوں نہ پھر دن رات گاوے غزلیں خوش الحان سے

دعاء

فضلِ خداوند یسوع مسیح -
اور محبّت بھی خدا باپ کی -
روح قدس کی بھی رفاقت تمام -
دائما ہم سب کے رہے ساتھ ہی -

نور افشاں

سنا گیا ہی کہ گورنر صاحب بمبئی نے درخواست کی ہی کہ اُن کو دربار میں طلب نہ کیا جاوے کیونکہ وہ قحط کے انتظام کے فکر میں ہیں اور یہہ انتظام اُنکی غیبت میں جیسا کہ چاہئے ویسا نہ ہوگا اور ہم بھی یقین کرتے ہیں کہ جو انتظام گورنر صاحب کی موجودگی میں ہوگا وہ غیبت میں نہ ہو سکیگا مگر اس میں بھی شک نہیں ہی کہ گورنر صاحب کی دربار میں شرکت ضروری ہی مدراس کا حال بھی قحط کے سبب سے بدستور ہی اور ہنوز وہاں کوئی صورت اطمینان کی نہیں معلوم ہوئی جسکے ساتھ یہہ فکر دور لگا ہوا ہی +

مدراس ٹائیمز خبر رساں ہی کہ گورنر مدراس نے بذریعہ تار برقی گورنمنٹ ہند سے اُس شاخ ریلوے کی تعمیر کی منظوری کیواسطے جو مابین اضلاع بلاری و گاڈاک کے ہی بننے کی درخواست کی ہی بدینوجہ کہ اس امداد

قحط کے کام پر پچاس ہزار آدمی مصروف کئے جا سکتے ہیں پس ہمکو اپنی عادل گورنمنٹ سے اُمید ہے کہ وہ ایسی مناسب درخواست کو بلا عذر منظور کریگی کیونکہ اسکے ضمن میں کئی فایدہ ہیں اول یہہ کہ بلاری و گاداک کے مابین شاخ ریلوے طیار ہونیکے سبب آمد و رفت مسافروں کی زیادہ ہوجاویگی دوم تجارت کو ترقی ہوگی اور یہہ فایدہ سرکار کو چند روزہ نہ ہوگا بلکہ دوامی ہوگا سیوم یہہ کہ ہزاروں غریب آدمی جو آجکل ان اضلاع میں روٹی سے محتاج ہیں سرکار کی بدولت شکم سیر ہوں گے +

خیر یہہ تو سب کچھہ ہوگا مگر فی الحال دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان کے اس حصہ میں کس قدر قحط کے باعث تباہی ہو رہی ہے۔ اگر اہل اسلام جو روم کے لوٹیروں کے واسطے مجلسیں قایم کر کے چندہ جمع کر رہے ہیں اپنے ملکی بھوکھوں کی طرف توجہ فرماویں تو کیسی اچھی بات ہو۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ اول خویش بعدہ درویش۔ ہماری رائے میں اپنے ملکی قحط زدوں کی خبر گیری روم کے ظالموں سے بدرجہ اولیٰ انسب ہے +

—معاملات ٹرکی اب پھر پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں کیونکہ یورپ کی تمام سلطنتیں یہہ خواہش کرتی ہیں کہ ترکستان میں کسی طور امن قایم رہے مگر ترکوں کی خواہش یہہ ہے کہ عیسائی رعایا اسیطور ہمیشہ ہمارے ظلموں کی برداشت کرتی رہے مگر یہہ ناممکن ہے کہ عیسائی رعایا پر ظلم ہوتے رہیں اور وے چپ چاپ بیٹھے رہیں علاوہ اس کے ۱۰ نومبر کو جو جلسہ لنڈن میں منعقد ہوا تھا اُس میں ارل بیکن فیلڈ صاحب نے اپنی تقریر میں صاف فرمایا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا منشا یورپ کا امن قایم رکھنے اور عیسائی رعایا ٹرکی کی حالت درست کرنیکا ہے +

اُدھر زار یعنے شہنشاہ روس نے ۱۰ نومبر کو ماسکو میں ایک اسپیچ فرمائی جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اجتماع شاہان یورپ کی نسبت جو تجویز ہے اُس میں میرا اتفاق رائے ہے لیکن اگر اُس اجتماع سے میرا مطلب حاصل نہ ہوا یعنے ٹرکی نے ضمانت مطلوبہ نہ دی تو پھر میں خود مختار طور سے کام کرونگا اور یقین ہے کہ کل روس میری خواہش کے مطابق عمل کریگا اور کسیکو میرے کہنے سے انکار نہ ہوگا +

ان تمام حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر سلاطین یورپ کی صلاح کے موافق سلطان روم عمل نہ کرینگے تو ترکستان کے حقمیں بہتر نہ ہوگا اور تعجب نہیں کہ یورپ کے نقشہ میں جلد کچھہ نکچھہ تغیر و تبدل ہو جاوے +

—ہفتہ گذشتہ میں ہمنے جو یہہ خبر لکھی تھی کہ انٹرنس کے طلبا کا امتحان مسٹر کرک پٹرک صاحب کی نگرانی میں ہوا سو ہماری ناظرین اُسکو غلط تصور فرماویں کیونکہ معلوم ہوا کہ امتحان مذکور جناب مسٹر کارسٹیفن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کی زیر نگرانی ہوا ہے +

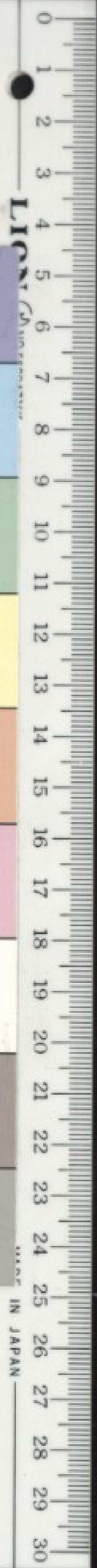
صفائی حساب

—آجکل مشتریان اخبار نورافشاں کے حساب کی صفائی ہو رہی ہے اس لئے سب صاحبان مشتریان کی خدمت میں التماس ہے کہ جن جن صاحبوں کے ذمہ قیمت اخبار واجب الادا ہو براہ مہربانی مرحمت فرماویں اور ہمکو خطوط لکھنے اور تقاضا کرنے کی نوبت نہ آنے دیں اور جن جن صاحبان کی خدمت میں بل ارسال ہو چکے ہیں وے صاحب بھی جلد حساب کے صفائی کی طرف متوجہہ ہوں +

بقیہ مسیح پر ایمان رکھنے کا بیان

اب ہم وہ مدد جو مسیح سے حاصل ہوتی ہے اور وہ چھٹکارا جو مسیح بخشتا ہے اور وہ قہر اور غضب شریعت کا جو اُسنے ہمارے لئے اُٹھایا اور وہ روشنی فہم کی جو اپنے کلام کے ذریعہ سے ہم کو عطا کی ہے بیان کر چکے۔ لیکن ایک اور بات باقی ہے جس کا ذکر اب کرنا چاہتے ہیں اور وہ نجات کے لئے لازم ہے یعنے آدمی بذاتہ دنیا کا غلام ہے اور دنیاوی شہوتوں کا لالچ اور عادات طفلانہ اور حسد اور تکبر اُس کے دل میں موجود ہیں یہی نہیں کہ اُن چیزوں کو صرف رغبت سے استعمال ہی میں لاتا ہو بلکہ اُس کے کاموں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان چیزوں کے قبضہ میں ایسا آرہا ہے جس سے چھوٹنے کی طاقت نہیں رکھتا اور جب تک اپنی طاقت سے چھوٹنے کا ارادہ رکھتا ہے تب تک ہرگز چھوٹ بھی نہیں سکتا۔ ہر ایک امتحان میں جس کا وہ مغلوب ہوتا ہے یہی بات اُس کو سچ معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ اپنی ناتوانی کا اقرار کرنے میں ظاہراً ندامت ہے لیکن بچنے کی راہ کی تلاش نہ کرنی عین حماقت ہے بعضوں کو بذاتہ اور بعضوں کو تعلیم سے کچھہ کچھہ نیک عادتیں حاصل بھی ہیں مگر اندرونی بداخلاقی تس پر بھی وقتاً فوقتاً اُن کے علم کے برخلاف غالب ہو جاتی ہے اور طبیعت کو بالکل پراگندہ اور تلخ بناتی ہے۔ یہہ غلامی زیادہ تر غم افزا اور برداشت سے باہر ہوتی ہے جس قدر خدا کے انصاف اور گناہ کی حالات سے انسان واقف ہوتا ہے اُسی قدر اُس کو اس غلامی سے چھوٹنے پر مسیح قادر ہے اس مخلصی کے لئے بھی خدا کا یہہ حکم ہے کہ مسیح پر توکل کرو اور اُسی کی قوت پر بھروسا رکھو۔ اگلے زمانے کے نبیوں





نے بھی مسیح کی خاصیت کو اسی طرح بیان کیا ہی کہ وہ گناہ سے چھڑانے پر قادر اور شیطان کی جنگ میں بہادر ہی اور اُس کے قبضہ سے پھر کوئی نہیں چھڑا سکتا۔ مسیح کی ظاہری پست حالی پر خیال کر کے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ گناہ کی غلامی سے چھڑانے پر اُس کو قوت کم ہی کیونکہ انجیل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے گونگے کو زبان دی اور بہرے کو کان اور لنگڑے کو پاؤں عطا کئے اور اندھے کو آنکھیں اور مُردہ کو زندگی بخشی اور آندھی اور دریا نے اُس کا حکم مانا اور دریا کی موجیں اُس کے خوف سے تھم گئیں۔ آندھی میں اگرچہ دوزخ کی قوت ہی اور انسان پر وہ غالب ہی لیکن مسیح پر غالب نہیں اُس کی قدرت اِن سب چیزوں پر فایق ہی۔ ہمارے ایمان اور توکل اور اُمید کی تقویت کے واسطے پاک کلام میں بارہا مذکور ہوا ہی کہ مسیح ہم کو گناہ کی غلامی سے آزاد کرنیوالا ہی۔ خراج لینیوالوں کو جو گنہگاروں میں بڑے شمار ہوتے تھے اور زنان فحشہ کو جو عورات فاحشہ گنی جاتی تھیں مسیح کی قوت نے شہوتوں سے رہائی دی۔ غرض گنہگاروں کو گناہ سے رہائی بخشنے کی قوت جو مسیح میں ہی اُسکا تذکرہ میں کہاں تک کروں سب کلام ربانی انہیں باتوں کی تواریخ ہی اور سارے مسیحی لوگ اِس کلام کے گواہ ہیں دیکھو اُس خونی کو جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا تھا مسیح نے کہا کہ تو آج ہمارے ساتھ فردوس میں ہوگا یعنے میں تجھے بہشت میں اِس امر کی علامت کر کے لیجاؤنگا کہ ہم شیطان پر غالب ہوئے۔ ایسا ہی جو لوگ کہ مسیح پر ایمان لاتے ہیں اور دنیا اور نفس اور گناہ پر غالب ہوتے ہیں قوت مسیح کی علامت ہیں گویا کہ اُس نے اُن کو شیطان کے ہاتھوں سے چھڑا دیا اور جل نے جنگلے کو آگ سے بچا لیا ہر ایک دل جو مسیح کی قوت سے صاف ہوتا ہی اور ہر ایک طبع جو گناہ سے پھر کے خدا کی طرف رجوع ہوتی ہی اور ہر ایک گنہگار جو گناہ سے توبہ کر کے شیطان کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہی اور مسیح کا سپاہی کہلاتا ہی مسیح کی قوت کا نشان ہی۔ یہہ خاصیت مسیح کے بھی مثل میں اُس کے لقب کے مطابق ہی کیونکہ لکھا ہی کہ وہ فتحمند اور دشمن پر غالب ہوگا جھوٹھ کو نچلیگا اور راستی کو قایم کریگا۔ اگر کوئی کہے کہ مسیح کی موت اور قبر اُس کی کمزوری پر دلالت کرتی ہی تو یہہ پاک کتابوں کی ناواقفی سے ہی کیونکہ مسیح قبر میں اِسواسطے نہیں گیا کہ قبر کا پابند ہو بلکہ فتحمند کی مانند تھا۔ اِس واسطے قبر کی بند کو اور موت کی سلطنت کو توڑ کے اُن دونوں پر غالب آیا اور مر کے تیسرے دن جی اُٹھا پس اُس پر توکل کرنا ہمیشہ کی موت سے چھٹکارا ہی یہہ مر کے جی اُٹھنا اُس کا قوت الٰہی ہی جسنے نبیوں کے کلام کو پورا کیا اور تمام آدمیوں کی اُمید کا پہلا سبب ہوا اور ظاہر کر دیا کہ ساری خلق مر کے پھر جی اُٹھیگی جیسے کہ لکھا ہی کہ جاگ اور گا اے تو جو خاک میں بستی ہی تیری شبنم اور تیری سبزیاں قایم ہیں کہ زمین اپنے مردوں کو نکال دیویگی۔ باب ۲۶ آیت ۱۹ اشعیا نبی کی۔ پس اِن کاموں سے مسیح کی قوت صاف ظاہر ہی اور ہماری توکل کی بنیاد وہ ہم کو صرف گناہ کی سزا ہی سے نہیں چھڑاتا بلکہ گناہ کی قوت سے بھی چھڑاتا ہی پولوس حواری نے بھی لکھا ہی کہ وہ صاحب نجات جو اپنے نام پر توکل رکھنیوالوں کو نجات کے دشمنوں سے رہائی دیتا ہی ہمارے میانجی منصب میں یہہ اقتدار رکھتا ہی اور ہمارے سارے دشمنوں پر ایسی حکومت کرتا ہی کہ جب تک مخالفت گناہ اور شیطان اور خدا کی موقوف نہ ہووے تب تک اِسی میانجی کے تخت پر بیٹھیگا اور وہ خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا تاکہ تمام قوتیں اور ساری ریاستیں نہ صرف دنیاوی جو موجود ہیں بلکہ عقبیٰ کی بھی اُس کے قدم تلے کی جاویں اور کلیسیا کی ساری چیزوں پر مختار رہیگا۔ امتحان کی تعداد اور قوت کتنی ہی تصور کرو اور انسان کی کمزوریوں اور بدعادتوں اور شیطانی فریبوں کو کتنا ہی خیال کرو سب مسیح کی قوت کے نیچے ہیں وہ اپنے لوگوں کو پاک کریگا اور خاص قوم بنا کر خدا کے حضور میں پہنچائیگا مسیح ایمانداروں کا بادشاہ ہی کہ سب روحانی ظلموں اور ناپاک شہوتوں سے رہائی بخشتا ہی اگر کوئی شخص حلم اور پایداری سے مسیح کی قوت پر توکل کرے تو تجربہ سے معلوم کریگا کہ یہہ سب ہی خوبیاں اُس میں ہیں اور گناہ کی بلا میں ہرگز گرفتار نہ رہیگا مسیح پر توکل کرنیوالے گناہ پر ضرور فتح پاوینگے ورنہ اُن کو خدا کے کلام میں شک ہوگا۔ جس قدر اِس باب میں کہا گیا اِسی قدر ایمان میں تقویت پیدا کرنے اور مسیح پر توکل کی بنیاد مضبوط کرنے کو کفایت کرتا ہی کہ وہ بچانیوالا واسطے دانائی اور راستبازی اور پاکیزگی کے کافی ہی +

منقولات

روبکار محکمہ برہم سماج

بہ نجویز بابا رام چند صاحب میر مجلس واقع ۲۲ ستمبر ۱۸۸۳ء مقام کھوٹہ ضلع راولپنڈی جملہ عورات بیوگان ممالک ہند معروف چار برن ہنود مدعیان۔

بنام جملہ مردمذکران وراجگان ومہاراجگان ورئوسائے ذی اختیار ممالک ہند۔ مدعاعلیہم۔

دعوی بریت وآزادی ازجبر وزیادتی۔

آج بحاضری فریقین یہہ مقدمہ پیش ہُوا۔ خلاصہ دعوی مُدعیان کا یہہ ہو کہ جب کسی مرد کی عورت بقضاءِ الٰہی مرجاتی ہو وہ رنڈوا خاوند اُسی روز دوسری شادی کا بندوبست کرلیتا ہو۔ اگرچہ اولاد بھی رکھتا ہو اور جوانی بھی قطع ہوچکی ہو۔ مگر ہم مُدعیان جب بیوہ ہوتی ہیں حالانکہ بیوہ نے شوہر کا مُنہہ بھی نہ دیکھا ہو اور ہنوز سن بلوغت کو بھی نہ پہونچی ہو اُسکو اختیار عقد ثانی کا نہیں ہوتا ہو۔ باوجودیکہ زمانہ ماضیہ میں ست جگ ترتیا۔ دواپر میں عقد ثانی بیوگان ہوتا رہا ہو کہ جسکی تائید منوسمرتی۔ گرڑپوران۔ پاراسرسمرتی۔ مہابھارت کرتے ہیں۔

پھر وجہ اس جبر وزیادتی کی کیا ہو۔ کیا ہم عورات کسی دیگر خلط مادہ سے پیدا ہوتی ہیں یا ہمارے میں نفس ناطقہ نہیں ہو۔ یا حواس ظاہری وباطنی کی بہ نسبت مذکر و نکے ہم میں کمی ہو۔ اگر مادہ پیدائش مذکر ومؤنث واحد ہو تو سخت ناانصافی بحق ہم مُدعیان ہو۔ غور فرمایا جاوے کہ بہ نسبت مرد کے عورت میں دس گونہ شہوت زیادہ ہو پھر جب مرد ہمکو عقد ثانی سے مجبور رکھتے ہیں بدرجہ لاچاری ضرور ہم عورات بتقاضاء شہوت درپردہ اپنی کارروائی غیر مرد کے ہمراہ کرتی ہیں اور درپردہ اسقاط حمل بھی کراتی ہیں لیکن جب قضا کار مبادا کسی بیوہ کا راز طشت ازبام ہوتا ہو اُسیوقت اُس عورت کو معہ شوہری وپدری خاندان کے مجسٹریٹ وقت کے حضور میں سر اجلاس لیجاکر خراب اور سزایاب کرتے ہیں اس باعث سے وہ عورت اور اُسی کے ہر دو خاندان کے وارثان بھی بدنام بلکہ وہ ملک اور شہر بھی بدنام ہوجاتا ہو۔ لہٰذا بذریعہ اس نالش کے ہم جملہ بیوگان بنام مُدعاعلیہم بالانظر رفع اس خرابی معروضہ بالا کے اور نیز بمُراد حصول حظ نفس بعد مرنے شوہر بحصول عقد ثانی دعویدار ہیں کہ برائے آئندہ بیوہ عورات کو عقد ثانی میں مجاز فرمایا جاوے۔ اگر عورت کو دوسرے عقد کا اختیار ملنا بعید انصاف ہو تو مرد کو بھی بعد مرنے عورت کے دوسری شادی کی قطعی ممانعت فرمائی جاوے۔

دوم اگر یہہ دعوی ہم مُدعیان قابل پذیرائی کی نہو تو زنا ناجایز کرنے سے بیوگان کو ممانعت نہو۔ اور جو حمل حرام ہوا کرے اُسکی اسقاط میں وارثان سعی نہ کیا کریں کیونکہ ہم بیوگان کے وارثان محض اپنی ہتک اور بدنامی کے لحاظ سے اسقاط حمل کرتے ہیں مگر مخبر و نکی مخبری سے جرم اسقاط حمل میں ہمکو سزا پھانسی یا قید شدید ہوتی ہو اور ماسوا اسکے عاقبت میں بھی ہمکو سزاوار دوزخ قرار دیتے ہیں۔ جاءِ غور ہو کہ جب ہم مُدعیان کو کوئی علاج بنابر حصول حظ نفس ورفع شہوت کے بموجب رواج ملک حاصل نہیں ہو پس ہم بیوگان باوجود دہ گونہ زیادتی شہوت کے اپنی تمام عمر پارسائی سے کسطرح بسر کرسکتی ہیں۔ دیکھو انصاف کے معنے ہیں دو حقہ کو برابر کرنا اور طرفین کو مساوی دیکھنا۔ ہم جنس پر رعایت کرکے عقد ثانی میں مختار کرنا بلکہ باوجود موجوگی دو چار زندہ عورات کے پھر بھی اور شادی کرنا اور غیر جنس ہم عورات پر ظلم کرنا سخت ناانصافی ہو۔ ذرا خدا سے ڈرو ایک دن سب کو مرنا ہو۔ اور خداوند عالم کے روبرو ایک روز انصاف ہوویگا۔ ہم چاہتی ہیں کہ بعد ثبوت دعوی ہمکو ہماری دعوی کی ڈگری ملے اور ثبوت دعوی ہم دے سکتی ہیں +

خلاصہ جواب دعوی مدعاعلیہم

مُدعاعلیہم کا جواب دعوی یہہ ہو کہ ہزار سال سے ہندوستان میں یہہ رسم ہو کہ عقد ثانی بلکہ مکرر شادی میں مرد مختار اور عورت عقد ثانی میں محض قطعی مجبور ہو۔ آج کوئی جدید سختی مُدعیان پر نازل نہیں ہوئی ہزار برس سے بیوگان کو عقد ثانی سے قطعی مجبور رکھا گیا ہو۔ گو ہمنے دھرم شاستر مطالع نہیں کئی مگر سُنتے رہے ہیں کہ دھرم شاستر میں بیوگان کا عقد ثانی منع ہو۔ اور ضرور مدعیان غلبہ شہوت سے غیر مرد کے ہمراہ درپردہ زنا ناجایز بھی کرتی ہیں اور بیشتر عورات غیر مذہب اختیار کرلیتی ہیں بوجہ ہونے افشاء راز زنا و اسقاط حمل کے سزایاب بھی ہوتی ہیں بیشک اس میں ہماری بلکہ تمام ملک کی ہتک ہوتی ہو۔ مگر ہمارے بزرگان نے حسب ذیل جو رسومات مروج فرمائی ہیں اُنکے چھوڑنے میں ہم مدعاعلیہم محض مجبور ہیں اور وہ رسوم یہہ ہیں جو ایک سے ایک اعلیٰ ہو۔ عورات کو ناخواندہ رکھنا۔ بیوگان کا عقد ثانی نکرنا۔ بلا فہم نفع نقصان آبائی رسم کی پیروی کرنا۔ بنابر تحصیل علم وہنر غیر ولایت کو نہ جانا۔ غیر مذہب اور غیر ولایت کی رسم سے ناواقف رہنا۔ اپنے مذہب کے اصول وفروع سے بھی ناواقف رہنا۔ نطفہ بد رورحم مادر پرور برن واشرم کا حصر رکھنا۔ جھوٹھ اور بہتان کو دانشمندی قرار دینا۔ بھیکھ مانگنے کو شریف پیشہ تصور کرنا۔ چوسر وشطرنج وبلبل کی کھیل میں حیات کو اور وقت تحصیل علم کو قطع کرنا۔ کاہلی اور جاہلی کو لازمہ سرداری قرار دینا۔ نسخہ کیمیا وعمل تسخیر کا متلاشی رہنا۔ بھوت وچڑیل



سے ڈرنا۔ ہشتم رہزنی مثل چوری و رشوت و جعل سے دولت کو پیدا کرنا بامید موہوم جنم آئندہ مفت خوروں کو دینا۔ نہم بے سود باتوں میں قرضدار ہوکر چند روزی واہ واہ کی خاطر خرچ کرنا جیسی شادی طفلان اور موت بزرگان میں۔ دہم عہد و پیمان پر قائم نہ رہنا جس رسم کی تعمیل سے بجز خرابی دارین کسی طرح کی بہتری مظنون نہ ہو تاہم اُس کو ترک کرنا علیٰ ہذالقیاس ہزاروں رسم اِس ملک ہند کی لائق تعریف ایجاد بزرگان تخمیناً ہزار سال سے ہیں پس غور فرمایا جاوے کہ ہم مدعا علیہم رسوم مروجہ بزرگان سے کیونکر پہلوتہی کر سکتے ہیں۔ لیکن دھرم شاستر کے خلاف عمل کرنے سے کوئی ہندو پھر ہندو تصور نہیں ہوتا لہذا بموجب دھرم شاستر فیصلہ ہونا ہمکو منظور ہے۔ دوم عرصہ باراں سو برس سے راجہ شال باہن کا شاکہ چلا ہوا ہے اُسکو بھی ہم رد نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اول تو مدت دراز سے اُس کے مطابق عمل درآمد ہے۔ دوم ہمارے آبا و اجداد بھی اُسی پر عامل رہے ہیں پس ہم برخلاف اُسے شاکہ کے کیونکر کریں جو باپ دادا یا بزرگ ہمارے کرتے رہے اُس کے مطابق ضرور ہمکو کرنا چاہئے پس ہم مدعا علیہم چاہتے ہیں کہ بلحاظ انقضائے میعاد دعویٰ مدعیان خارج ہوکر بوجوہات بالا ہمکو اس دعوی سے نجات ملے اور مدعیان بدستور سابق ہماری حقارت دار رہیں۔ اور مدعیان جو اپنی ثبوت میں دھرم شاستر کو بیان کرتے ہیں اول وہ ملاحظہ فرمائے جاویں۔ اور نیز ہمارا ثبوت شاکہ شال باہن و میعاد قانون بھی ملاحظہ ہوکر حقرسی ہووے بعد سماعت اظہارات فریقین امورات تنقیح طلب حسب ذیل برآمد ہوئے +

اول امر مانع سماعت۔ دعویٰ مدعیان اندر حد میعاد سماعت کی ہے یا نہیں +

دوم امر قانونی۔ اگر اندر حد میعاد ہے تو بروئے دھرم شاستر مدعیان مستحق آزادی و عقد ثانی کے ہیں یا نہیں ۲ شاکہ شال باہن بہ نسبت دھرم شاستر کیا تاثیر رکھتا ہے اور کیا اُس کو فوق ہے جو قابل ترمیم یا تردید نہیں اور اُس کی اجرائے زبانی ہوئی یا تحریری۔ ۳۔ مدعا علیہم مجاز ہیں کہ اُسکو ترمیم کریں اور شاکہ جدید جو قرین مصلحت و آسودگی عامہ خلایق ہو اُسکو اجرائے کریں۔

سوم کیا عورت کسی اور خلط مادہ سے ہے کہ جس باعث سے عورت مجبور اور مرد مختار کیا گیا ہے۔ ۲۔ اگر حسب قول مدعیان مرد سے وحصہ شہوت عورات میں زیادہ ہے تو اُنکو مجبوری حصول حظ النفس ہے یا نہیں اور کیا طریق اُنکے واسطے جائز ہے کہ وہ آمادہ بدکاری نہ ہوں۔ ۳۔ رسومات جو مدعا علیہم نے بیان کی ہیں وہ مطابق کسی دھرم شاستر یا بہتری عامہ خلایق کے ہیں یا نہیں اور اُنکی اجرائے سے کیا کیا فایدہ مظنون ہے۔ لہذا حکم ہوا۔ کہ فریقین ثبوت و تردید اپنا پیش کریں اور نقل فرد امورات تنقیح دیجاوے۔ چونکہ فریقین کو اقوال دھرم شاستر پر اقبال ہے وہ بھی پیش ہوں اور نیز مدعا علیہم شاکہ شال باہن پیش کریں +

خلاصہ ثبوت دعوی مدعیان

مدعیان نے اپنا ثبوت دھرم شاستر حسب ذیل پیش کیا۔ اول منو سمرتی۔ یہہ گرنتھ اول نمبر ست جگ کا دھرم شاستر ہے اس کے قول کو فریقین بسر و چشم منظور و تسلیم کرتے ہیں کسی فریق کو اسکی تعمیل حکم سے عذر نہیں۔ اسکی چہارم ادہیائے میں رقم ہے کہ بعد مرنے برادر کے دوسرا بھائی اُسکی بیوہ عورت کو اپنے عقد میں بیشک لاوے۔ اور نیز تقسیم ترکہ متوفی کے باب میں اُسی ادہیائے میں مفصل تحریر ہے کہ جب بیوہ عورت دوسرا عقد کرلیوے خاوند متوفی کے ترکہ کی وہ مستحق نہ رہیگی اُس ترکہ کی حقدار اولاد متوفی ہوگی۔ اِس سے ظاہر ہے کہ اُس زمانہ میں بھی بیوگان کا عقد ثانی ہوتا رہا ہے۔

دوم گرڑ پوران یہہ گرنتھ حسب درخواست گرڑ جی کی بشن بھگوان جی نے اپنی زبان مبارک سے نجات مردگان کے باب میں فرمایا ہے۔ اِس میں دس قسم کی اولاد بنا بر نجات مردگان قرار دی ہے۔ کہشیترجا۔ اورس۔ پوگندی۔ دت۔ پونر بھو۔ پرابت۔ کانین۔ اوپ ودہ۔ کرتیا۔ پونرک۔ ان میں سے کی تشریح یہہ ہے کہ بیوہ عورت سے بعد ہونے عقد ثانی کے جو فرزند پیدا ہو اُسکو پونر بھو شاستر میں قرار دیا ہے۔ پس ثابت ہے کہ اگر کچھہ عیب ہوتا تو بشن بھگوان اس قسم کی اولاد کو مستحق کرنے کریا کرم کے قرار نہ دیتے۔

سوم مہابھارت یہہ گرنتھ کل شاستروں و بید و کل شرتیوں سمرتیوں کا خلاصہ ہے۔ اِس کے ادی پرب میں لکھا ہے کہ سری بیاس دیوجی کا راجہ بچتر برج مادر زاد بھائی تھا اور وہ لاولد مر گیا تھا بیاس جی نے اُسکی ہر دو بیوہ عورات مسمات انبکا انبالکا کو اپنی والدہ جوجن گندھاری کے حکم سے بار دیگر اپنے عقد میں لاکر دو فرزند راجہ دھرت راشٹر کبیر و پانڈو اُنکا والد۔ راجہ پانڈو اُنکا والد پیدا کئے چونکہ کم فہم اعتراض کرینگے کہ ان ہر دو عورات نے ہمراہ بیاس جی کے مجامعت سے فرزند پیدا نہیں کیا فقط آنکھہ کی درشٹ سے فرزند پیدا ہوئے ہیں بجواب اُسکے تحریر ہے کہ جوگ شاستر میں آٹھہ قسم کی مجامعت قرار دی گئی۔ کیرتن۔ سرون درشٹ۔ بھاگن وغیرہ پس درشٹ بھوگ سے یہہ ہر دو فرزند پیدا ہوئے یہہ بھی داخل مجامعت ہے پس اگر عقد ثانی معیوب ہوتا تو بیاس جی نہ کرتے +

چہارم رتاین پوران - یہہ گرنتھ بڑا معتبر گنا جاتا ہی اس میں مندرج ہی کہ بعد قتل بالی کے سری رام چندر جی نے اُس کی بیوہ عورت مسماۃ تارا کا عقد ثانی ہمراہ سگریو برادر بالی کے کیا - اور حسب قول مصنف رامائن سگریو وغیرہ جو بصورت بندر کے ہیں دیوتا تھے جو صورت بندر میں متمثل ہوکر برائے امداد جنگ لنکا زمین پر آئے تھے پس اگر یہہ فعل بعید دھرم ہوتا تو رام چندر جی نہ فرماتے -

پنجم پاراسر سمرتی - یہہ سمرتی پاراسر جی نے محض برائے عملدرآمد کل جگ کے بنائی ہی کہ زمانہ کلجگ کے چار برن کے ہندو اس کے مطابق تعمیل کریں - اسکی تیسری ادھیائی کی ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ شلوک میں بہ تشریح تحریر ہی کہ زمانہ کل جگ میں جسکی دختر یا فرزند کی عورت بیوہ ہوجاوے اگر وہ بیوہ نابالغ ہو تو شوہری اور پدری خاندان میں فوراً بلا تکمیل شرایط منتر خوانی اُسکا عقد ثانی کرادیویں - اور اگر بیوہ جوان صاحب اولاد یا بے اولاد ہو تو اُسکو اختیار حاصل ہی مگر بصورت اول اُسکی وارثان کی ذمہ واری ہی - یہہ حکم سب سے افضل ہی کہ واسطے زمانہ حال کے تجویز ہوا ہی پس اسکی تعمیل سب سے مقدم ہی + باقی آیندہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

طوفان کلکتہ - باقرگنج میں جو طوفان سمندر کا آیا تھا اُسکے نقصانات کی تفصیل اب معلوم ہوئی - اِس طوفان سے مقام برسل میں تین ہزار گھر دیسی لوگوں کے غارت ہوئے اور بہت سی کشتیاں غارت ہوگئیں - مقام دولت گھنڈ سمندر کی لہروں سے بالکل نیست و نابود ہوگیا - پانچ ہزار سے زیادہ آدمی تلف ہوگئے مقام برسل کے نواح کی فصل بالکل پامال اور غارت ہوگئی گورنمنٹ برباد شدہ لوگوں کی امداد میں مصروف ہی +

قحط بمبئی قحط زدگان نے غلہ کے بازاروں کو لوٹا اور پولیس پر جبکہ وہ دکانداروں کی حفاظت میں مشغول تھا حملہ کیا مجسٹریٹ کو سخت ضربات آئی انسپکٹر چالیس کانسٹبل اور بہت سے اہل دہات زخمی ہوئے ۱۲ - رجمنٹ کا ایک دستہ بکمان افسری کرنیل ڈرگلس صاحب بہادر اور ایک قومی جماعت پولیس اِس ہنگامہ کے فرو کرنے کے لئے مقام بلاری سے موقع واردات کو بھیجی گئی ہی +

حضور ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند ۱۶ تاریخ کو مادھو پور (ڈلہوزی) میں پہونچنے والے تھے امرتسر میں حضور ویسرائے ۱۹ - کو تشریف فرما ہونگے اور پشاور میں ۲۴ - کو - راولپنڈی میں بھی ایک روز قیام کا ارادہ تھا لیکن یہہ ارادہ اب ترک کردیا گیا - مادھو پور میں حضور ویسرائے مہاراجہ کاشمیر و جموں سے ملاقات فرماوینگے +

بڑودہ سیاجی گائکواڑ مع رانی جمنا بائی ۷ - دسمبر کو بمبئی سے جانب دہلی روانہ ہوں گے اور روانگی سے پہلے یقین ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر سے شہر بمبئی میں ملاقات کریں گے چونکہ مسٹر مادھو راؤ بھی اُن کے ہمراہ ہوں گے اِس واسطے یہہ تجویز کی گئی ہی کہ اُن کی غیر حاضری میں دیوانی کا انتظام سر صوبہ قاضی صاحب کو سپرد کیا جاوے + یقین ہی کہ قاضی صاحب صوبہ انتظام اچھا کرینگے +

یادداشت سرکاری مفصلہ ذیل اُن رؤسا دیسی کی اطلاع کیواسطے جنکو دربار دہلی میں شامل ہونیکے واسطے دعوت ہوئی ہی مشتہر کیجاتی ہی اول دیسی رؤسا وغیرہ جنکو دربار دہلی میں شامل ہونا ہی اُن کو لازم ہی کہ ایسا انتظام کرلیں کہ وہ دہلی میں قبل ۲۰ - دسمبر کے پہونچ جاویں دوم اِن اشخاص کے واسطے دہلی میں ایک علیحدہ کیمپ قایم ہوگا -

سوم ایک یورپین افسر دربار دہلی کے قایم رہنے تک کیمپ کے متعلق رہیگا اور ضروری اقسام کی مدد دیتا رہیگا -

چہارم تمام اشخاص جو کیمپ میں شامل ہوں اور کیمپ میں قیام پذیر ہونا چاہیں اُن کو لازم ہی کہ اپنا سامان کیمپ زیر حراست ایک معزز شخص کے روانہ کردیں اور یہہ سامان دہلی میں ۲۵ - نوامبر سے پہلے پہونچ جاوے اس احاطہ کے کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمہ کا ایک افسر دہلی میں ۱۵ - نوامبر کو داخل ہوجاویگا اور وہ بروقت گذرنے درخواست کے مقام قیام بتلاویگا - +

پنجم چونکہ جگہہ کی قلت ہی اسواسطے مصلحتاً مطلع کیا جاتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو اور آسایش و آرام مل سکے تعداد ہمراہیان کم ہونی چاہئے کسی صورت میں سو ہمراہیوں سے زیادہ لانے کی اجازت نہ ہوگی اور ہر صورت میں بہ تعداد بلحاظ زیادتی حاجات کے بہت بڑی ہوگی -

ششم گاڑی اور گھوڑے جہانتک ممکن ہو بہت جلد دہلی روانہ کردینے چاہئیں کیونکہ دسمبر کے اول ہفتہ کے بعد بلاشبہ تمام ریلوے پر بڑی مانگ ہوگی +



بنظر آسائش ہر ایک رئیس کے جو شامل دربار ہو یہہ درخواست کیجاتی ہی کہ اپنے فرودگاہ کے بلند مقام پر ایک تختہ جسپر رہنے والے کا نام انگریزی اور اردو میں بخط صاف چھپا ہوا آویزاں کرا دے +

قحط ایک شولاپور کا تار برقی مورخہ ۲ نومبر اخبار ٹائمس آف انڈیا کو خبر دیتا ہی کہ اس پریشانی کا انسداد کرنا مشکل ہی کل ۶۰ آدمی بسبب گرسنگی اور عارضہ ہیضہ کے مر گئے دو لاکھ سے زیادہ آدمی اس ضلع کے دیہات سے قحط کے سبب سے بھاگ گئے خصوصاً تعلقہ کرمالہ و مال شرس اور سنگولا کے لوگ بہت چلے گئے ۲۰ ہزار آدمی سے زیادہ شہر سے عملداری نظام کو چلا گیا - ہزاروں آدمیوں کو اس بات کا تعجب ہی کہ قحط کا خاص مقام کون ہی - ایک ہزار آدمیوں کو آج ابالے چاول دئے گئے صرف روپیہ کی کمی ہی غلہ کی نہیں - یہاں غلہ کا بڑا ذخیرہ ہی جوار کا نرخ ابتک فی روپیہ پانچ سیر ہی - غلہ کی لوٹ جابجا ہوتی ہی +

۷ سو مویشی یہاں سے تحویلی کل باہر کو بھیجدئے گئے اور امید ہی کہ دس ہزار کل بازار میں جاوینگے لیکن خریدار نظر نہیں آتے - یہہ مشہور ہی کہ مسٹر کرابٹ صاحب یہاں مستقل طور پر رہینگے - مسٹر مراجی گوکل داس آج اُن لوگوں کو جمع کرینگے جن کے پاس غلہ جمع ہی اور یہہ تحریک فرماوینگے کہ اُس کی قیمت کم کرنا مناسب ہی +

تخفیف تمام ہندوستان کے اخراجات و متعلقات میں شہرہ تخفیف نے مخوف کر رکھا ہی چنانچہ بہ تسلسل گورنمنٹ گزٹ نمبری ۹۰ - ۱۸۷۶ء اور نمبری ۱۰۹۳ ۱۸۷۶ء مشتہر ہوتا ہی آئندہ تنخواہ خوراکی یعنے ایکمانڈ الونس کمان افسر ضلع جھانسی و ساگر سر کار کو دو صد و پنجاہ روپیہ سے اضافت دو صد روپیہ ماہواری تخفیف کرنا مدنظر ہی اور نیز عہدہ فورٹ اجنٹی یعنے قلعداری چنار ۲۸ مئی ۱۸۷۶ء سے بالکل موقوف ہو جاوے +

چین اخبار رنگون ٹائمز سے معلوم ہوا کہ جو غدر مقام مینوین میں ہو گیا تھا اُسکو گورنمنٹ چین نے دور کر دیا یکا یک چینی فوج یہاں آئی اور اُسنے قبضہ کر لیا جو باشندے تھے اُنہوں نے پھاٹک کھول دیا اور جو باغی یہاں تھے وہ بھاگ گئے اب وہ جنگل میں ہیں اور جابجا ڈکیتی کر رہے ہیں چند آدمی گرفتار ہوئے اور وہ قتل کئے گئے +

نہروں کا اجرا اخبار دکن ہرلڈ لکھتا ہی کہ گورنمنٹ بمبی نے افسران نہر کو اجازت دی ہی کہ جہانتک ہو سکے مزدور رکھے جاویں اور وقتاً فوقتاً برابر نہریں جاری کیجاویں اور یہاں مقام کرک واسلا سے پانی لایا جاویگا پس اس صورت میں جو قحط پانی کا پڑا کرتا ہی وہ نہوگا +

کلکتہ سنا ہی کہ ساٹھ لاکھ روپیہ کا سونا چاندی کلکتہ میں آگیا ہی اور دار الضرب کلکتہ کے حوالہ کر دیا گیا ہی اور یہ حکم نافذ ہوا ہی کہ اب چاندی کا سکہ مضروب ہو اور تانبے کا سکہ کچھ عرصہ کے واسطے بند کیا جاوے +

امیر بخارا نے ایک مراسلہ امیر کابل کو اس مضمون کا بھیجا ہی بہتر ہی کہ آپ ایک فوج فرشی پر بھیجیں جو دریائے آمو پر ہی اور اگر روسیا کریں اور ظاہر ہو کہ آپ روسیوں کو روکنے میں تو ہم یہاں جہاد کا اشتہار دیوینگے اور ترکمان اور قبچاقی لوگوں کو خصوصاً صحرائی اقوام کو یہاں سے روانہ کرینگے امیر کابل نے اس استدعا کو قبول کر کے شاہ غازی شیر دل خان کو حکم دیا کہ کرسی پر قبضہ کر لو +

انتخاب تار برقی

لنڈن - ۱۰ نومبر - گلڈہال کے ایک جلسہ میں ارل بیکنس فیلڈ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ گورنمنٹ انگریزی کا منشا یورپ کا امن قایم رکھنے اور عیسائی رعایا کی ٹرکی کی حالت درست کرنیکا ہی - گورنمنٹ انگریزی روم کی خود مختاری قایم رکھے گی اور عہدنامہ پیرس کے مطابق عمل کریگی - انگلنڈ کی مصلحت امن قایم رکھنا ہی لیکن اگر سلطنت روم کی خود مختاری توڑنیکی کوشش ہوگی انگلنڈ جنگ کے لئے تیار ہی +

لنڈن - ۱۱ نومبر - شہنشاہ روس نے ۲ نومبر کی چٹھی میں شہنشاہ اسٹریا کو لکھا تھا کہ بلگیریا پر روس کا قبضہ ہو جاوے اور اسٹریا کا قبضہ باسنیا اور ہرزیگوینا پر ہو جاوے - لارڈ ڈربی صاحب وزیر سلطنت انگلنڈ اس تجویز سے اتفاق رائے نہیں کرتے لارڈ صاحب نے کونٹ سکواف صاحب وزیر روس کو لکھا ہی کہ اگر یہہ معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ پر آپ حملہ کرینگے تو جو لوگ انگلنڈ میں بلگیریا کے ظلم و ستم کی نسبت نفرت ظاہر کرتے ہیں اُن کے خیالات یک لخت بدلجاوینگے +

لنڈن - ۱۰ نومبر - زار یعنے شہنشاہ روس نے ماسکو میں ایک سپیچ فرمائی کہ اجتماع شاہان یورپ کی نسبت جو تجویز ہی اُس میں میرا اتفاق رائے ہی لیکن اگر اُس اجتماع سے میرا مطلب حاصل نہ ہوا یعنے ٹرکی نے ضمانت مطلوبہ نہ دی تو پھر میں خود مختار طور سے کام کرونگا اور یقین ہی کہ کل روس میری خواہش کے مطابق عمل کریگا اور کسیکو میرے کہنے سے انکار نہوگا +

قاہرہ - ۱۱ نومبر - خدیو مصر نے اپنے وزیر صیغہ مالکو

ہر طرف کر کے اُسے مقید کر لیا۔ وزیر پر سازش کی تہمت لگائی گئی ہے +

زار کی سپیچ ۱۳ نومبر کا پیغام تار برقی لنڈن خبر دیتا ہے کہ تمام ملک روس میں زار یعنے شہنشاہ روس کی سپیچ کی لوگوں نے نہایت خوشی اور سرگرمی سے قدر کی +

ٹرکی کا اعتراض ٹرکی کو اجتماع سفیران شاہان یورپ کی نسبت اعتراض ہے اور وہ اول مقصد و مدعا اس اجتماع کا دریافت کرنا چاہتا ہے +

شملہ سے خبر آئی کہ گورنری کا کل علاقہ کلکتہ کو چلا جائیگا اور ۱۰ دسمبر ۱۸۷۶ء سے ہوم ڈپارٹمنٹ شملہ بند ہو جاویگا۔ شملہ میں خبر آئی ہے کہ کرنل کولی صاحب قلات میں پہونچگئے +

لودیانہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۱۴ نومبر کو دورہ کر کے واپس آگئے +

آجکل محکمہ پولیس میں برائے شمولیت دربار بڑی طیاریاں ہو رہی ہیں اور ہتھیار وردی وغیرہ کی بھی صفائی کیجاتی ہے کسی قدر کنسٹبل اور تین ڈپٹی انسپکٹر بھی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہمراہ دہلی جاوینگے +

جو جو رئیس دربار میں ضلع لودیانہ سے بلائے گئے ہیں اُن کے نام اطلاعی مراسلات آگئے ہیں سُنا ہے کہ خاص شہر لودیانہ سے صرف جناب شاہزادہ شاہ پور شاہ و جناب سید نقیر ظہور الدین خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلائے گئے ہیں باقی لوگ انبالہ میں جو اُسیروز ایک دربار صاحب کمشنر بہادر حسب منشاء گورنمنٹ کرینگے جائینگے +

کیفیت اموات وصحت پنجاب

بابت اُس ہفتہ کے جو ۲۸ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو ختم ہوا

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اس لئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہے اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (۲۴۴۲) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں (۲۴۷۳) واقع ہوئی تھیں (۲۴۱) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں (۱۹۴) واقع ہوئی تھیں تفصیل اموات ہر ایک ضلع کی حسب ذیل ہے پیشاور۔ گجرات ہزارہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ ڈیرہ اسمعیلخان۔ جہلم۔ بنوں۔ ضلع پیشاور میں مرض ہیضہ (۱۷) جگہوں میں جاری ہوا (۱۲) ان میں سے نئی مبتلا ہوئیں (۴) اموات لانڈی اخون احمد میں درج رجسٹر ہوئیں باقی نئی مبتلا شدہ جگہوں میں سے کسی میں (۴) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں پیشتر مبتلا شدہ قصبہ پیشاور میں (۴۵) اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع گجرات میں اموات ہیضہ (۷) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے (۴) ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں جو موضع کسب خورد جو ہفتہ حال میں مبتلا ہوا اُس میں یہہ مرض نہایت مہلک ہے اس مرض سے (۲۷) اموات اس میں درج رجسٹر ہوئیں یعنے ۲/۳ حصہ کل اموات ہیضہ کا جو اس ضلع میں واقع ہوا۔ اور کسی جگہہ میں (۳) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع ہزارہ میں (۱۱) نئے مبتلا شدہ اور (۵) پیشتر مبتلا شدہ جگہوں میں مرض ہیضہ واقع ہوا مگر ماسوائے پیشتر مبتلا شدہ موضع دھو دیل کے جس میں (۱۱) اموات اس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں باقی مواضعات میں کسی میں (۲) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع سیالکوٹ میں اموات ہیضہ (۵) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں (۱) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئی اُس میں (۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں پہلے مبتلا شدہ قصبات سالرہ و سوخانہ میں (۸) و (۷) اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع گوجرانوالہ میں کل (۱۷) اموات میں سے (۸) اموات پیشتر مبتلا شدہ قصبہ چنڈیالہ باج والہ میں اور (۷) نانگرہ میں جو نیا مبتلا ہوا واقع ہوئیں ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں پیشتر مبتلا شدہ قصبات ڈیرہ اسمعیل خان اور ٹانک میں مرض ہیضہ واقع ہوا جن میں (۵) و (۹) اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع جہلم میں مرض ہیضہ (۲) جگہوں میں جاری ہوا (۲) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں یعنے منڈوہ و پھوکیٹی (۳) اموات موضع منڈوہ میں اور (۱) موت موضع پھوکیٹی میں درج رجسٹر ہوئی پیشتر مبتلا شدہ موضع کلر کہار میں (۵) اموات واقع ہوئیں ضلع بنوں میں ایک موت نئے مبتلا شدہ موضع نار وان میں و ایک پیشتر مبتلا شدہ موضع خوش خان میں درج رجسٹر ہوئی (۲۲) اموات مرض چیچک سے ہفتہ حال میں و (۲۹) ہفتہ گزشتہ میں درج رجسٹر ہوئیں کثرت اموات اضلاع ہوشیارپور سیالکوٹ جالندھر گورداسپورہ۔ انبالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گجرات گوجرانوالہ۔ لودیانہ و فیروزپور میں بدستور جاری ہے کل اموات جو احاطہ پنجاب میں واقع ہوئیں اُن میں سے (۷۰) فیصدی ان اضلاع میں واقع ہوئیں اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے جو ۱۸۶۸ء میں لی گئی نکالی